غلام کب بنایا جاسکے گا

ہر آدمی کو غلام یا باندی نہیں بنایا جاتا ہے، بلکہ جو آدمی جہاد کے میدان میں لڑتے ہوئے پکڑا جائے، صرف اس کو غلام یا باندی بنا جاتا ہے، اس کے علاوہ جو آدمی اپنے گھر پر ہو، کاشتکاری کرتا ہو، یا کوئی کام کرتا ہو، وہ جنگ میں باضابطہ شریک نہ ہوانکو غلام یا باندی بنانا حرام ہے، وہ آزاد ہیں۔

غلام یا باندی بنانے کی وجہ۔

میدان جنگ میں آدمی پکڑا جائے تو اب اس کی چار صورتیں۔

[۱] ان قیدیوں کو قتل کر دیا۔ یہ صورت بہت سے لوگ اچھا نہیں سمجھتے ہیں، کیونکہ مجبور قیدیوں کو قتل کرنا اچھا نہیں ہے، اور رحمدلی کے خلاف ہے۔

[۲] دوسری صورت یہ ہے کہ اس کو چھوڑ دیا جائے، یہ صورت بھی ٹھیک نہیں ہے، کیونکہ اتنی محنت سے جان کی بازی لگا کر دشمن کو قید کیا اب اس کو چھوڑ دیا یہ کوئی عقلمندی کی بات نہیں ہے، کیونکہ اس کا بھی قوی خطرہ ہے کہ دوبارہ وہ لوگ جمع ہو جائیں اور مسلمانوں کے خلاف محاذ آرائی کریں۔

[۳] تیسری صورت یہ ہے کہ یہ ہے کہ اس کو زندگی بھر جیل میں ڈالا جائے، یہ صورت دو باتوں سے اچھی نہیں ہے، ایک تو یہ قیدی زندگی بھر دیوار کے پیچھے رہے گا، اور زندگی بھر کوئی

فائدہ اٹھانے کا موقع نہیں ملے۔ نہ اس کی شادی بیاہ ہوگی، اور نہ یہ کھلی فضا میں سانس لے سکے گا ۔اور دوسری بات یہ ہے کہ اس کا سارا خرچ قوم پر پڑے گا، اگر دس بیس ہزار قیدی ہو جائیں تو اس کا کتنا خرچ زندگی بھر کے لئے مسلمانوں پر پڑ جائے، اور اس سے قوم کنگال ہو سکتی ہے۔ اور تیسری بات یہ ہے کہ جیل کے لئے لمبی چوڑی عمارت بنانا آسان کام نہیں ہے۔ اور چوتھی بات یہ ہے کہ پرانے زمانے میں جیل کا نظام تھا بھی نہیں ،۔

[۴] اب چوتھی ص ﷺ رت یہ ہے کہ قیدیوں کو مجاہدین کے درمیان تقسیم کر دیا جائے ، وہ اس سے کام لے، اور اس کو کھلائے ، پلائے ، کپڑا دے اور بہت آسان انداز میں رکھے، نہ اس پر زیادہ بوجھ ڈالے، نہ اس سے زیادہ کام لے، اور نہ کھانے پینے میں کمی کرے، بلکہ کوشش کرے کہ اس کی شادی بیاہ بھی کرائے ، اور اس کی فیملی کو بھی بسائے۔

یہ چوتھی صورت مجبوری کے درجے میں اختیار کی گئی ہے ، کیونکہ قیدیوں کے لئے اس سے بہتر راستہ کوئی اور نہیں ہے۔

یہ صورت اسلام سے پہلے سے اا رہا تھا۔ اس لئے اسلام نے اس کو برقرار رکھا، لیکن اس کو بہت آسان بنایا۔

[۱] اسلام آنے سے پہلے ہر کسی آدمی کو غلام بنا لیا جاتا تھا، اسلام نے یہ شرط لگائی کہ صرف جنگ میں شریک ہونے والے کو ہی غلام بنایا جا سکتا ہے، جو میدان جنگ سے باہر ہو اس کو ہرگز ہرگز غلام نہیں بنا جا سکتا ہے۔

[۲] اسلام سے پہلے غلاموں کے لئے کوئی حقوق نہیں تھے، اسلام نے بڑی سختی سے اس کا پابند بنایا کہ وسعت سے زیادہ کام نہ لیا جائے ، اور کھانے پینے اور ضروریات زندگی کی چیزیں

ہیں اس کو ضرور دی جائے، ورنہ وہ گناہ گار ہوگا۔ یہاں تک کہ غلام اور باندی کی شادی بیاہ کرانے پر بھی زور دیا، اور یہاں تک فرمایا کہ غلام یا باندی حرام کاری میں مبتلاء ہوں گے تو اس کا گناہ اس کے مالک کو ہوگا۔

غلام اور باندی کے آزاد کرنے پر اسلام نے بہت زور دیا، تا کہ زیادہ سے زیادہ غلام آزاد ہو جائیں۔ جتنے بھی کفارے تھے سب میں سب سے پہلے کفارہ غلام کو آزاد کرنے کے لئے بتایا، ایک ادنی کام ہے قسم کھانا، اس میں بھی فرمایا کہ اس کا کفارہ غلام آزاد کرنا ہے، اس کے بعد کسی اور کفارے کا ذکر ہے، تا کہ زیادہ سے زیادہ غلام آزاد ہو جائیں

قتل کا کفارہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔غلام آزاد کریں

روزہ توڑنے کا کفاہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔غلام آزاد کریں

قسم کا کفاہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔غلام آزاد کریں

بیوی سے ظہار کریں تو اس کا کفارہ۔۔۔۔غلام آزاد کریں

سورج گرہن کے وقت۔۔۔۔۔۔۔۔۔غلام آزاد کریں

عام حالت میں بھی۔۔۔۔۔۔۔غلام آزاد کریں تا کہ اس کا بہت ثواب ملے

اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اسلام سے پہلے مکے میں کافی غلام تھے، اور اسلام آنے کے بعد اس میں سے اکثر غلام اور باندی آزاد ہو گئے۔

ان آیتوں میں غلام اور باندی کو آزاد کرنے کی بار بار تاکید کی گئی ہے۔

فک رقبۃ او اطعام فی یوم ذی مسغبۃ (آیت ۱۳، سورت البلد ۹۰)

و من قتل مو منا خطأفتحریر رقبۃمو منۃ ۔(آیت ۹۲،سورت النساء ۴)

لا یو اخذ کم اللہ باللغو فی ایمانکم و لکن یو اخذ کم بما عقدتم الایمان فکفارتہ اطعام عشرۃ مساکین من اوسط ما تطعمون اھلیکم او کسوتھم او تحریر رقبۃ ۔(آیت ۸۹،سورت المائدۃ ۵)

و الذین یظاھرون من نسائھم ثم یعودون لما قالوا فتحریر رقبۃ ۔(آیت ۳،سورت المجادلۃ ۵۸)

و المساکین و ابن السبیل و السائلین و فی ارقاب (آیت ۱۷۷،سورت البقرۃ ۲)

و العاملین علیھا و المولفۃ قلوبھم و فی الرقاب ۔(آیت ۶۰ ،سورت التوبۃ ۹)

اس کی بھی ترغیب دی کہ جو خود کھاؤ وہی غلام کو کھلاؤ، اور جو خود پہنو، وہی غلام کو پہناؤ، چنانچہ حضرت ابوزرؓ نے اس پر ایسا عمل کیا کہ دو رنگ کا حلہ تھا، [لنگی، اور چادر] تو ایک رنگ کی لنگی غلام کو دیا اور دوسرے رنگ کی چادر غلام کو دیا، اور خود مالک نے پہلے رنگ کی چادر اوڑھی اور دوسرے رنگ کی لنگی پہنی، اور لوگوں کے پوچھنے پر بتایا کہ یہ اس لئے کیا تاکہ آقا اور غلام میں برابری ہو جائے، کیونکہ حضورؐ نے برابری کا حکم دیا۔

اس لئے یہ کہنا کہ غلام اور باندی بنانا بہت برا کام ہے، جو اسلام میں جائز ہے، یہ صحیح نہیں، بلکہ اسلام نے ایک بہت بڑے مصلحت کے تحت اس کو جائز رکھا ہے، اور اس میں بہت سی اصلاحات کیں، بلکہ آدمی کو آزاد کرنے کے لئے بھرپور ترغیب دی، یہی وجہ ہے کہ اس زمانے میں کوئی غلام، یا باندی نہیں ہے،

اور یہ جو عرب کے بعض ملکوں غلام یا باندی بنا کر بیچتے ہیں، یہ غلط کر رہے ہیں، یہ لوگ غلام یا

باندی نہیں ہیں، بلکہ زبردستی کر کے آزاد آدمی کو بیچتے ہیں، جو اسلام میں بہت بڑا گناہ ہے۔

سمعت المعرور بن سوید قال رأیت ابا ذر الغفاری رضی اللہ عنہ و علیه حلة و علی غلامه حلة فسألناه عن ذالک فقال انی سببت رجلا فشکانی الی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم أعیرته بامه ؟ثم قال ان اخوانکم خولکم جعلهم الله تحت ایدیکم فمن کان اخوه تحت یده فلیطعمه مما یأکل و لیلبسه مما یلبس و لا یکلفوهم ما یغلبهم ، فان کلفتموهم ما یغلبهم فأعینوهم ۔ (بخاری شریف ، کتاب العتق ، باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم العبید اخوانکم فاطعموہم مما تأکلون ، ص ۴۱۱، نمبر ۲۵۴۵ / مسلم شریف ، نمبر ۱۶۶۱ / ۴۳۱۳)

اس حدیث میں ہے کہ جو تم کھاتے ہو وہ غلام کو کھلاؤ، اور جو تم پہنتے ہو وہ غلام کو پہناؤ، اور طاقت سے زیادہ اس کو کام نہ دو، اور اگر کبھی طاقت سے زیادہ کام دے دیا، تو اس کی اس میں مدد کرو۔ اتنا بڑا اخلاق کوئی پیش کر سکتا ہے۔

ثمیر الدین قاسمی، مانچیسٹر، انگلینڈ

29/ 8/ 2017

M 07459131157